

119047 - ایک شخص نے اپنی کمپنی ختم کر دی ہے، اور اپنے سامان کے بدلے میں ان کی قیمت لے گا، تو کیا اس پر زکاة ہوگی؟

سوال

میں اپنے بھائی کیساتھ تجارت میں شریک تھا، پھر میں نے اپنا حصہ الگ کرنے کا فیصلہ کر لیا، جس کی وجہ سے میرے حصے میں کمپنی کے گودام میں موجود سامان آیا جس کی قیمت ایک ملین کے برابر بنتی تھی، جس پر ہم نے یہ معاہدہ کر لیا کہ میرا بھائی مجھے میرے مال کی رقم کچھ سالوں میں قسط وار ادا کریگا، ان سالوں کے دوران گودام کے سامان میں میرا کوئی دخل نہیں ہوگا، تاہم میرا بھائی اس سامان کی تجارت کریگا، اور مجھے میری رقم واپس کر دے گا، تو اس سامان کی زکاة کس پر واجب ہوگی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر آپ اپنے بھائی کیساتھ یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ وہ آپکو سامان کی قیمت جو ایک ملین ہے کئی سالوں میں قسط وار ادا کریں گے تو یہ مبلغ آپ کے بھائی کے ذمہ قرض ہوگی، اور اس رقم کی زکاة ادا کی جائے گی، اس بارے میں تفصیل مشہور ہے اور وہ یہ ہے کہ:

1- اگر قرضہ ایسے شخص پر ہو جو قرضہ چکانے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا انکاری بھی نہیں ہے تو پھر ہر سال آپ اس قرضہ کی زکاة ادا کریں گے، بالکل ایسے ہی جیسے کہ مال آپ کے پاس موجود ہوتا تو آپ ہی اس کی زکاة ادا کرتے۔

تاہم قرضہ کی زکاة کو قرضہ کی واپسی تک مؤخر بھی کیا جا سکتا ہے، چنانچہ جب آپ یہ قرضہ واپس لے لیں تو گزشتہ سالوں کی زکاة ادا کر دیں۔

2- اگر قرضہ ایسے شخص پر ہے جو ادائیگی میں ٹال مٹول کر رہا ہے، یا سرے سے انکاری ہے، یا اتنا غریب ہے کہ ادائیگی کی سکت نہیں رکھتا تو پھر اس وقت تک زکاة آپ پر لازم نہیں ہے جب تک آپ کو قرضہ واپس نہ مل

جائے، چنانچہ جس دن آپکو آپکی رقم واپس مل جائے تو اس دن سے اس رقم پر زکاة کی ادائیگی کا سال شروع ہو جائے گا، لیکن اگر آپ قرضہ واپس ملتے ہی ایک سال کی زکاة ادا کر دیں تو یہ اچھا اور محتاط عمل ہوگا۔

سوال میں مذکور گودام میں پڑے ہوئے آپ کے سامان پر زکاة آپ کا شریک ادا کریگا، کیونکہ وہ سامان آپ کے شریک نے آپ سے خرید لیا ہے، اور اب وہ اس دن سے اس کی ملکیت ہے جب سے آپ دونوں میں معاہدہ ہوا اور اس کی قیمت ادا کرنے کا طریقہ وضع کیا گیا۔

مزید کیلئے دیکھیں: "المغنی" (2/345) اور "الموسوعة الفقهية" (23/238)

نیز سوال نمبر: (1346) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم۔